سوال

(146) تقلید کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ چاراماموں کی تقلید کرنا فرض یا واجب ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لمیداہل اصول نے جو معنی کی ہے وہ یہ ہے کہ کسی کی بات کو بغیر دلیل کے لے لینا اور اس کی اتباع کرنا یہ تقلید کہلاتی ہے۔ یہ واجب وفرض تو کیا جائز بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالی سورة الاعراف میں فرماتے ہیں:

اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (الاعراف: ٣)

، تابعداری کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل ہوا ہے اس کے علاوہ جو دوسروں سے آیا ہے۔ اس کی تابعداری مت کرو۔''

ہر ہے کہ رب العزت کی طرف سے نازل ہونے والی چیز کتاب اللہ یعنی اللہ کی کتاب یا نبی ﷺ کی حدیث ہے جس کو وحی خفی کہا جاتا ہے، اللہ تعالی سورہ قیامہ میں فرماتے ہیں:

ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ (القیامة: ١٩)

یان کرنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔''

ر سورة النحل میں فرماتے ہیں:

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ (النحل: ٤٤)

رآن یا دین تمہاری طرف اس لیے نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لیے بیان کریں جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔''

، معلوم ہوا کہ قرآن کریم یا دین قویم کی تبیین یا تشریح اور تفسیر ووضاحت نبی ﷺ کے حوالے کی گئی ہے اب ان دونوں آیات کو ملانے سے یہ صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جو کچھ قرآن کے متعلق بیان یا شرح فرمائی ہے وہ بھی اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ ہے اس لیے اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن

لمخلوق فی معصیة الخالق.)) مسند احمد جلد ۵ صفحہ ٦٦، رقم الحدیث: ٢٠٦٨٠

، بات میں اللہ تعالی کی نافرمانی ہو اور مخلوق کی فرمانبرداری ہو تو اس کی اتباع جائز نہیں ہے۔''

ر ظاہر ہے کہ اللہ کے رسول کی نافرمانی یہ اللہ کی نافرمانی ہوگی جس طرح اللہ تعالی فرماتے ہیں:

وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا (الأحزاب: ٣٦)

می نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ کھلی گمراہی میں ہے۔''

بہر حال کسی امتی کی اگرچہ وہ علم وفضل کی چوٹی پر فائز ہو تابعداری اس وقت تک ہے جب تک اس کا قول یا فعل اللہ اور اس کے رسول کے ارشادات سے ٹکرانے والا نہ ہو اگر اس کا کوئی بھی عمل یا اشاد کتاب وسنت کی تعلیمات کے برخلاف ہوگ تو کسی بھی صورت میں اس کی تابعدار جائز نہیں ہوگی جتنے بھی بلند پایہ

فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (النساء: ٥٩)

، بات پر اختلاف کرو تو اس پورے معاملے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ۔''

مد:

، (1) ہو جاتی ہیں۔

ب (2) جائز کر دیا۔

و (3) ال ہے۔

(4)......ایک عالم جو قرآن کی تفسیر اور حدیث وفقہ کے درس وعربیت کے دوسرے علم کو پڑھانے اور حدیث وغیرہ کی کتابوں کی شروعات وحواشی لکھنے کے باوجود جب اپنے آپ کو مقلد کہلاتا ہے تو یہ دوسرے الفاظ میں گویا اللہ رب العزت کی نعمت کا انکار کرنا ہوا مقلد کی معنی کسی دلیل کے بغیر کسی

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحى: ١١)

اللہ کی نعمت کو واضح کرکے بیان کر۔''

ئریہ حضرات اتنی بڑی نعمت کے اظہار کے بجائے اپنے آپ کو جاہل کہنے پر پتہ نہیں کیوں مصر ہیں۔ ان کا یہ حال ہے کہ جب ان کو دلیل پر نظر پڑنے کے بعد یقینی علم حاصل ہوجاتا ہے کہ اس مسئلہ میں ان کا مؤقف کمزور ہے۔جس کا وہ کلی طور پر اعتراف بھی کرتے ہیں کہ اس مسئلہ میں ہمارے مخالف کا مؤقف صحیح ہے

للشیخ محمود الحسن رحمہ اللہ نص تمیل الی قول المخالف فی مسئلۃ السب لکن اتباعنا للمذہب واجب۔)) البحر الرائق: فصل ... ٥.

جاہل ان پڑھ سوال کرے کہ وہ کیا کرے تو کچھ عالم کہتے ہیں کہ قرآن میں یہ نہیں ہے کہ:

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (النحل: ٤٣)

، علم نہیں ہے تو علم والوں سے پوچھو۔''

تو اس سے تقلید ثابت ہوتی ہے تو اس کا کیا جواب ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں پر اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا کہ تم کسی کی تقلید کرو بلکہ فرمایا کہ علم والوں سے پوچھو، سوال کرو اور اس پوچھنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پوچھنے والا کسی عالم سے اس طرح دریافت کرے کہ اس مسئلہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

ر 530

محدث فتویٰ